16

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۴۸

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ٭ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۱ | ۶ ماہ ظہور ۱۳۲۲ ہش | ۴ شعبان ۱۳۶۲ھ | ۶ اگست ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۸۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ ظہور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو کل سے کچھ نزلہ کی شکایت ہے لیکن عام طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر اور کان میں درد کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

آج ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور کی عدالت میں مقدمہ بھابڑی کی پیشی ہے۔ احباب دعا فرماویں۔

"علمائے کرام" اور تبلیغ اسلام

(۲)

معزز معاصر احسان نے ۴ اگست کے پرچہ میں "علمائے کرام کی خاموشی" کے عنوان سے جو مقالہ شائع کیا ہے۔ اس کا ذکر مختصراً گذشتہ پرچہ میں ہو چکا ہے معاصر موصوف نے علماء کو بار بار یہ مشورہ دیا۔ کہ وہ "ایک مرکز پر جمع ہو کر ایسا ادارہ قائم کریں۔ جس کا کام دین اکمل کی نشر و اشاعت اور تبلیغ ہو" مگر علماء نے چونکہ اس مشورہ کو درخور اعتنا نہ سمجھا اور اُن پر بدستور سکوت طاری رہا۔ اس لئے معاصر موصوف نے مندرجہ بالا مقالہ میں اُن کی اس خاموشی پر نوحہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"بسا اوقات ہمیں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ علمائے کرام کا جو منصب آقائے نامدار صلعم نے مقرر کیا تھا۔ اب وہ اس کے اہل نہیں رہے"

یہ وہ احساس حقیقت ہے۔ جس کی طرف جماعت احمدیہ بارہا توجہ دلا چکی ہے۔ اور اس حقیقت کی خبر سرور کائنات فخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم نے علماء ھم شر من تحت ادیم السماء کے الفاظ میں دی تھی۔ معاصر مدینہ کو بھی اس حقیقت کا اس حد تک اعتراف ہے۔ کہ ان یاران طریقت کی ذہنیت کا کوئی علاج نہیں۔ کیونکہ ہر ایک نے قرآن کریم کی تاویل و تفسیر اپنی مرضی کے مطابق کرنا شروع کر دی ہے" اس کی رائے ہیں تو جب تک خلفائے راشدین جیسا کوئی انسان جسے وہ اپنی اصطلاح میں قرآن ناطق قرار دیتا ہے۔ موجود نہ ہو۔ قرآن مجید پر جو اس کی اصطلاح میں قرآن صامت ہے۔ صحیح طور پر عمل نہیں ہو سکتا۔ اور اس وقت تک مسلمانوں کی بہتری کی کوئی صورت ممکن نہیں۔ گویا یہ دونوں مسلم معاصر بعد حسرت اپنے علماء کی طرف سے پورے طور پر مایوس ہو چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے آغاز میں تو یہ لوگ اس حقیقت کا اعتراف کرنے کے لئے ہرگز تیار نہ تھے۔ اور شاندار مستقبل کے متعلق علماء سے بہت توقعات وابستہ رکھتے تھے۔ مگر اب ان پر اپنے علمائے کرام کی حیثیت واضح ہوتی جا رہی ہے۔ اور یہ تغیر بہت امید افزا ہے۔

معاصر احسان ابھی تک شاید کچھ نہ کچھ حد تک اس خیال میں ہے۔ کہ اس کے مقالات علمائے کرام کے لئے پیام بیداری ثابت ہو سکتے ہیں۔ اور اگر وہ اس کے مشورہ پر متحد ہو جائیں۔ اور ایک مشترک نظام تبلیغ قائم کرنا چاہیں۔ تو ایسا کر سکتے ہیں۔ ہم گذشتہ اشاعت میں یہ عرض کر چکے ہیں۔ کہ علماء کرام اگر اکٹھے ہو کر یہ فیصلہ کر بھی لیں کہ ہم متحدہ پلیٹ فارم سے اسلام کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کا کام کریں گے۔ تو بھی ان کے ہاتھوں پر یہ بیل کبھی منڈھے نہیں چڑھ سکتی۔ کیونکہ ان کے اپنے اعتقادات مضحکہ خیز معقولیت سے بعید اور عقل و فہم سے دُور ہیں۔ دوسرے مذاہب کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کے لئے ان میں کوئی جذب اور کشش نہیں ہے۔ اسی سلسلہ میں بطور مثال حیات مسیح علیہ السلام کے عقیدہ کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ مگر اس سے بھی بڑھ کر علمائے کرام کے عقائد مضحکہ خیز اور اسلام کے لئے ضرر رساں ہیں۔ مثلاً ان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام پرندے پیدا کیا کرتے تھے۔ اور مردوں کے زندہ کرنے پر قادر تھے لیکن اس کے باوجود وہ ایسی قدرت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں موجود ہونے کے قائل نہیں۔ پس وہ ایک عیسائی کے مقابلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کس طرح افضل نبی ثابت کر سکتے ہیں۔ بلکہ کس منہ سے حضرت مسیح علیہ السلام کے مقابل پر آپ کی فضیلت کا دعویٰ بھی کر سکتے ہیں۔ اسی پر بس نہیں۔ یہ سب علمائے کرام اللہ تعالےٰ ان کو ہدایت دے قرآن مجید میں کئی ناسخ و منسوخ آیات کے قائل ہیں۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ ان آیات کے ناسخ و منسوخ ہونے کی سند نہ قرآن مجید میں موجود ہے اور نہ احادیث میں۔ پس جو لوگ خود قرآن کریم کی حیثیت ایسی سمجھتے ہوں۔ جو اس کی شان کو گرانے والی ہو۔ اور جس سے یہ واضح ہوتا ہے۔ کہ یہ کتاب محفوظ اور اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت میں نہیں۔ وہ بھلا کسی کو قرآن کریم کی دیگر مذہبی کتب پر فوقیت کا قائل کیونکر کر سکتے ہیں۔ اور اس قسم کی مشتبہ حیثیت کی کتاب سے دوسرے مذہب کا انسان کیونکر تسلی پا سکتا ہے۔ اہل تشیع اصحاب نے تو اس بارہ میں کمال کر دیا ہے۔ وہ نہ صرف قرآن مجید میں تحریف و تغییر کے قائل ہیں بلکہ ان کا یہ عقیدہ بھی ہے۔ کہ قرآن کریم کا ایک بہت بڑا حصہ موجودہ قرآن مجید میں موجود نہیں۔ اسے امام مہدی علیہ السلام لیکر آئینگے۔ جیسا کہ انکی اصول کی کتاب اصول کافی سے ظاہر ہے۔ پھر ان علمائے کرام کی حالت تو یہ ہے کہ اسلام کی کئی ایسی باتوں کو جو قرآن مجید یا احادیث نبوی میں تمثیل اور استعارہ کے رنگ میں بیان کی گئی ہیں حقیقت پر محمول قرار دے کر انہیں ایسی مضحکہ خیز صورت میں پیش کرتے ہیں۔ کہ غیر مذاہب کے لوگوں کی اس سے تسلی پانا تو درکنار وہ اُلٹا اس سے بدظن ہو جاتے ہیں۔ اور اسی قسم کے عقائد کو سنکر کئی مسلمان خود اسلام سے بدظن اور گمراہ ہو کر دوسرے مذاہب میں شامل ہو گئے یا مذہبی قیود سے ہی بے نیاز ہو چکے ہیں۔ مثلاً معاصر احسان کے علمائے کرام کے عقائد میں یہ بات داخل ہے۔ کہ قبر میں مُردے کے پاس فرشتے آتے اور مجرموں کو اذیت دیتے ہیں بعض کی قبروں کی کھڑکی جنت کیطرف اور بعض کی دوزخ کیطرف کھل جاتی ہے۔ حالانکہ یہ وہ کیفیات ہیں کہ جو روح انسانی پر مرنیکے بعد وارد ہوتی ہیں لیکن جس رنگ میں علمائے کرام اس قسم کے مسائل کو پیش کرتے ہیں۔ وہ غیروں کیلئے تو کجا اپنے نوجوانوں کیلئے بھی موجب اطمینان نہیں ہو سکتے۔

اسی طرح بالفرض آریہ سماج کے سامنے یہ علمائے کرام کھڑے ہوں۔ تو یہ انہیں اپنے عقائد کی صحت کا قائل نہیں کر سکتے۔ مثلاً ان کا عقیدہ ہے۔ کہ دوزخ کا عذاب غیر منقطع ہے۔ اس پر آریہ سماج کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔

کہ محدود اعمال کی غیر محدود سزا خلاف عدل ہے۔ ماسوا اس کے سزا کی اصل غرض اصلاح ہونی چاہیئے۔ لیکن اگر جہنم کو غیر منقطع تسلیم کیا جائے۔ تو یہ سزا نہ صرف خلاف عدل ہے بلکہ سزا کی حقیقی روح کے منافی بھی ہے۔ پھر یہ علماء بت پرستوں کو کیا تبلیغ کر سکتے ہیں۔ جبکہ ان میں سے اکثر اس بات کے قائل ہیں۔ کہ اہل قبور سے استمداد کی جاسکتی ہے۔ اور یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کا وظیفہ خود پڑھتے۔ اور دوسروں سے پڑھواتے ہیں انہوں نے اپنے بزرگوں کی مورتیاں بنا رکھی ہیں۔ اور عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ ان مورتیوں کے دیوتا ان کی مرادیں بر لاتے ہیں۔ اور یہ علماء کرام اور حاملان توحید ہونے کے دعویدار اہل قبور کی ارواح سے اپنی مرادیں حاصل ہونے کا یقین رکھتے ہیں۔ غرضکہ ان علماء کے عقائد اس قسم کے ہیں۔ کہ وہ ان کی موجودگی میں غیر مذاہب کے لوگوں پر اسلام کی برتری اور فضیلت ثابت کر ہی نہیں سکتے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ تبلیغ کے میدان میں نکلنے کا حوصلہ نہیں رکھتے۔

جہاں تک ان کے ایک مرکز پر جمع ہونے کا تعلق ہے۔ اس پر انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ اشاعت میں روشنی ڈالی جائے گی۔

فراہمی غلّہ کے متعلق احباب کا فرض

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد دربارہ فراہمی غلہ برائے غرباء الفضل میں متعدد بار شایع کیا جا چکا ہے۔ حضور نے امسال غرباء قادیان کی امداد کے لئے جماعت سے ۱۵۰۰ من غلہ کا مطالبہ فرمایا تھا جس میں سے اب تک ۱۲۰۰ من کے وعدے نقدی یا غلہ کی صورت میں دفتر میں موصول ہو چکے ہیں۔ اور ابھی تین سو من غلہ کی فراہمی جماعت کے ذمہ ہے۔

پس اندریں حالات جماعت کے احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ چونکہ جلدی ہی یہ غلہ غرباء میں تقسیم بھی کرنا ہے۔ اس لئے اس بارہ میں کسی قسم کی تاخیر سے کام لینا مناسب نہیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین

دو افسوسناک انتقال

قادیان ۵ اگست۔ یہ خبر افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ جناب خان صاحب نعمت اللہ خان صاحب برج انجینیئر بیاس جو بیٹ میں رسولی کی وجہ سے بیمار اور امرتسر کے ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ کل صبح تین بجے فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ ڈیڑھ بجے کی گاڑی سے یہاں لایا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے قصر خلافت میں نماز جنازہ پڑھائی۔ اور آپ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ ہمیں مرحوم کی بیوہ اور اولاد سے اس صدمہ میں دلی ہمدردی ہے۔ احباب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال کی بڑی اہلیہ صاحبہ ایک لمبا عرصہ استسقاء کے مرض میں مبتلا رہ کر کل شام چھ بجے وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے قصر خلافت میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں ہمیں اس صدمہ میں جناب خان صاحب اور مرحومہ کے پسران کیپٹن بدرالدین صاحب اور محبوب عالم صاحب خالد سے دلی ہمدردی ہے۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

مال کا منتر

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

نوٹ اور اشرفی تو بچھو ہیں
ہاں اگر سیکھ لے تو وہ منتر
یعنی کسب حلال کا ہو مال
تب نہیں ڈر کسی ہلاکت کا
ورنہ پھر آخرت میں یہ بچھو

ہاتھ ان پر نہ ڈال بڑھ بڑھ کر
زہر جس سے نہ چڑھ سکے تجھ پر
حق کے رستے میں خرچ ہو وہ زر
کہ وہ ہے فضل رازق اکبر
ڈنک ماریں گے تیری رگ رگ پہ

تبلیغی دورہ ضلع سرگودہا

شیخ عبدالقادر صاحب و مولوی محمد احمد صاحب خلیل ضلع سرگودہا کی مندرجہ ذیل جماعتوں کا دورہ کریں گے۔ احباب جماعت اپنا اپنا پروگرام نوٹ کر لیں۔ اور کوشش کرکے ان ایام میں تبلیغی جلسوں کا انتظام کریں:

بھیرہ بھکا ۱۰-۱۱ اگست۔ بھلروال ۱۲-۱۳ اگست۔ بھلوال ۱۴-۱۵ اگست چک منیار ۱۶-۱۷ اگست۔ کوٹ مومن ۱۸-۱۹ اگست اور حمہ ۲۰-۲۱ اگست۔ ٹھہ رانجھا ۲۲-۲۳ اگست۔ شاہ پور ۲۴-۲۵ اگست۔ خوشاب ۲۶-۲۷ اگست۔ چاہ جوگی ۲۸-۲۹ اگست۔ مجوکہ ۳۰-۳۱ اگست

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

انصار جماعت اور انکی ذمہ واری

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی منشاء مبارک کے ماتحت جماعت کے اس طبقہ کو جن کی عمر ۴۰ سال سے زائد ہے منظم کیا جا رہا ہے۔ اور جا بجا مجالس انصار اللہ قائم کرکے انصار اللہ کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن اس وقت انصار اللہ کے کاموں میں بہت حد تک مرکزی انصار اللہ کی مالی فنڈ کی کمزوری روک کا موجب بن رہی ہے۔ یہاں تک کہ ابھی تک ضروری فارمیں ماہواری رپورٹوں کی اور نماز کی حاضریوں کی نوٹ بکیں۔ اور تعلیمی اور تربیتی کاموں کے گوشوارے اور ان کے عمل بھی طبع نہیں کرائے جا سکے۔ جن کی سردست سخت ضرورت اور مطالبہ ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے کام خاطر خواہ طور پر انجام پذیر نہیں ہو رہے۔ اس لئے ہر اس دوست سے جو بلحاظ اپنی عمر زائد از چالیس سالہ کے انصار کا ممبر کہلاتا ہے۔ خواہ وہ کسی مجلس انصار اللہ میں شامل ہے یا نہیں درخواست ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق چندہ انصار اللہ اپنے اوپر لازم کرکے مرکزی فنڈ انصار اللہ کو مضبوط کرنے کی کوشش کرے۔ انصار اللہ کے چندہ کی شرح کم از کم ایک آنہ ماہوار رکھی گئی ہے۔ تا غیر مستطیع احباب بھی حصہ لے سکیں۔ لیکن صاحب حیثیت اور مستطیع احباب کے لئے اس شرح سے چندہ دینا ضروری نہیں۔ ان کو اپنی حیثیت کے مطابق چندہ ادا کرنا چاہیئے۔ زعماء صاحبان مجالس انصار اللہ کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ہاں کے ممبران انصار

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں موسمی تعطیلات سے قبل بزرگان سلسلہ کی تقریریں

حسب معمول موسمی تعطیلات کے آغاز کے قریب امسال بھی گذشتہ ہفتہ کے دوران میں سلسلہ کے بعض علما اور بزرگوں نے سکول میں بچوں کو مواعظ حسنہ سے مستفیض ہونے کا موقعہ دیا۔ چنانچہ مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب۔ جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلےٰ۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے مختلف موضوعات پر طلبا کو خطاب کیا۔ اور آج سکول کے طلباء اور اساتذہ کا ایک جلسہ جناب اخوند عبدالقادر صاحب ہیڈ ماسٹر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں حافظ عطاء الحق طالب علم جماعت دہم سلیم الدین دہم۔ محمد لطیف خان دہم۔ الطاف الرحمن دہم اور محمد یوسف نہم نے اور صاحب صدر کے علاوہ اساتذہ میں سے ماسٹر محمد الدین صاحب منشی فاضل۔ بشارت الرحمن صاحب ایم۔ اے مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل۔ مولوی تاج دین صاحب مولوی فاضل۔ ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی ماسٹر محمد عبداللہ صاحب خان صاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب اور خاکسار نے تحریک جدید کے مطالبات پر تقریریں کیں سکول آج ۵ اگست سے بند ہو گیا ہے۔ اور ۵ اکتوبر کو صبح ۸ بجے کھلے گا۔ خاکسار محمد ابراہیم سٹاف سیکرٹری

احمدی مبلغین ــــ سنبھل میں

ہندو گرنتھوں میں لکھا ہے۔ کہ آنے والا اوتار سنبھل نامی گاؤں میں پیدا ہوگا۔ وہ دھرم کو قائم اور ادھرم کا ناش کرے گا۔ کہ ہندو پنڈتوں کی رائے ہے۔ کہ وہ سنبھل ضلع مراد آباد میں ہے۔ یہ گاؤں ہندوؤں کا ایک تیرتھ ہے۔ جس میں تمام تیرتھوں کے مندروں کے نمونوں پر مندر بنائے گئے ہیں۔ مقصد یہ ہے۔ کہ جو شخص تمام تیرتھوں کی الگ الگ یاترا نہ کر سکے۔ وہ صرف سنبھل آکر یکجائی طور پر یاترا کر کے سب تیرتھوں کے درشن کا پھل پا سکتا ہے۔ اس سنبھل کے متعلق ہندوؤں کی رائے تھی۔ کہ یکم اگست ۱۹۴۳ء کو اسی گاؤں میں بھگوان کرشن جنم دھارن کریں گے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نظارت کے ارشاد کے ماتحت مولوی عبد المالک خان صاحب اور خاکسار کافی ہندی لٹریچر لے کر سنبھل گئے۔ اور وہاں پہونچ کر سب سے پہلے اس مندر میں گئے۔ جس کا نام ہری ہر مندر ہے۔ یہ مندر ۱۸×۱۸ فٹ کے رقبہ میں بہت ہی پرانا بنا ہوا ہے۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ یہ مندر دیوتاؤں نے ایک رات میں بنایا۔ اور صبح ہوتے ہی وہ سورگ میں چلے گئے۔ اس مندر کے متعلق ہندوؤں کا خیال تھا۔ کہ آنے والا اوتار اسی مندر میں پیدا ہوگا اس خیال کی تائید میں ایک واقعہ مشہور ہے۔ جس سے ایک طرف تو یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس مندر میں ہونے والے کرشن کا خیال کس قدر لوگوں کے ذہنوں پر تسلط جمائے ہوئے ہے۔ اور دوسری طرف یہ کہ دنیا کی اصلاح کے لئے آنے والے اوتاروں اور مرسلین کو اللہ تعالےٰ اپنے خاص علم کے ماتحت جہاں چاہتا مبعوث کرتا۔ اور جسے چاہتا یہ منصب عطا کرتا ہے۔ اسی اصل کو خدا تعالےٰ نے اپنے پاک گیان قرآن کریم میں بایں الفاظ فرمایا ہے کہ اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ نیز فرمایا ماکان لھم خیرۃ یعنی اوتار بھیجنا خدا کا کام ہے۔ وہ جہاں چاہتا اور جسے چاہتا ہے۔ اپنا گیان دیکر بھیج دیتا ہے۔ اس بارے میں کسی کو اختیار حاصل نہیں۔ کہ وہ اپنی تدبیروں سے کسی جگہ اور کسی شخص کو اس مقام پر کھڑا کر سکے۔ چنانچہ جس واقعہ کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ آج سے قریباً ستر سال پہلے جبکہ اوتار کے ظاہر ہونے کا خیال ہندوؤں میں پیدا ہوا۔ اور نیز کہ وہ سنبھل میں ہی پیدا ہوگا۔ تو اس خیال سے متاثر ہو کر ایک برہمن اور برہمنی ستے پوادہ کیا۔ اور اسی مندر میں جا بیٹھے۔ برہمن نے اپنا نام وشنو یش اور اپنی بیوی کا نام سومتی رکھا۔ اور اعلان کیا۔ کہ آنے والا اوتار ان کے ہاں پیدا ہوگا۔ ہزارہا ہندو ان دونوں کی زیارت کے لئے جاتے تھے۔ خدا تعالےٰ کی عجیب قدرت ہے۔ کہ ستر سال تک زندہ رہنے کے بعد وہ دونو بصد حسرت و یاس لاولد مر گئے۔ اور آنے والے کرشن کا والدین بننا تو در کنار خدا کی حکمت نے انہیں معمولی بچہ سے بھی محروم رکھا ان فی ذالک لذکریٰ لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید

اس کے بعد ہم سورج کنڈ کے مہنت سے ملنے کے لئے گئے۔ اور سب سے پہلے ہم نے ورتمان یگ کا اوتار نامی کتاب جو ہندی میں ابھی شائع کی گئی ہے اسے دی اور کہا۔ کہ آپ کے پاس ہم اس لئے آئے ہیں۔ کہ تا کرشن قادیانی کا پیغام آپکو سنائیں۔ اس کے بعد خاکسار نے اختصار سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کرشن ہونے کا دعوےٰ پیش کیا۔ جب میں بیان کر چکا تو مہنت جی نے کہا۔ کہ کرشن کا اوتار تو اس سنبھل میں ہوگا جو چین میں ہے۔ اور پیشگوئیاں یہ کہہ رہی ہیں۔ کہ وہ چین میں پیدا ہو چکا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ کہ اول تو چین میں کوئی سنبھل نامی گاؤں نہیں۔ کیونکہ چینی زبان میں بستیوں کے ایسے نام نہیں رکھے جاتے۔ دوسرے شاستروں میں لکھا ہے۔ کہ آنے والا برہمن کے گھر میں پیدا ہوگا۔ اور چین میں تو کوئی برہمن ہے ہی نہیں۔ پھر یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اس اوتار کے باپ کا نام وشنو یش اور اس کی ماں کا سومتی ہوگا۔ یہ ہندوستانی بھاشا کے نام ہیں۔ چینی زبان ہندی زبان سے مختلف ہے۔ اس میں یہ نام نہیں ہو سکتے پھر اگر آپ کی رائے درست مان لی جائے۔ تو شاستر غلط ماننے پڑیں گے۔ کیونکہ ان میں لکھا ہے۔ کہ وہ بھارت یعنی ہندوستان میں پیدا ہوگا۔ اب آپ کی بات مانیں۔ یا آپ کے شاستروں کی۔ اگر واقعی شاستروں میں لکھا ہے۔ کہ وہ سنبھل چین میں ہے۔ تو ہمیں یہ بات ماننے سے انکار نہیں۔ لیکن کسی شاستر سے آپ یہ بات دکھا دیں۔ کہ وہ سنبھل چین میں ہے۔ جہاں اوتار نے پیدا ہونا ہے۔ اس پر اس نے کہا۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب نام صفاتی ہیں۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ آنے والا کرشن بھارت ورش میں ہی کسی اور جگہ اوتار دھارن کرے۔ پھر میں نے عرض کیا۔ کہ کرشن یا اوتار کا ظہور جس بستی میں ہوتا ہے۔ وہ بستی بھی صفاتی طور پر سنبھل ہوگی۔ کیونکہ اس کے معنے ہیں "مقام امن" چونکہ اوتار کے ذریعہ دنیا کو امن کا پیغام دیا جاتا ہے۔ اس لئے اس کی بستی معنوی طور پر سنبھل کی مصداق ہوتی ہے۔ قادیان تو لفظی طور پر بھی اس نام کا مصداق ہے۔ کیونکہ اس کا ایک نام دارالامان بھی ہے۔ اور سنبھل اور دارالامان ہم معنی شبد ہیں۔ کہ اگر دارالامان کا ہندی ترجمہ کر دیا جائے۔ تو ٹھیک سنبھل بنتا ہے۔ اور اس امر کی تائید کہ سنبھل کرشن قادیانی کی بستی کے لئے معنوی طور پر استعمال کیا گیا ہے اس سے بھی ہوتی ہے۔ کہ ہندو شاستروں میں کرشن کے جنم دھارن کرنے کی بھوشیہ بانی کرتے ہوئے کسی ایک استھان کو مخصوص نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس سے سخت اختلاف ہے۔ کسی کا عقیدہ ہے۔ کہ کرشن کا جنم ہمالیہ پہاڑ پر ہوگا۔ کسی کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ متھرا میں آئیں گے۔ کسی کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ کاشی میں پیدا ہونگے کوئی کہتا ہے اڑیسہ میں کوئی کہتا ہے بنگال میں کوئی پریاگ میں کوئی پنجاب میں اصل بات تو یہ ہے۔ کہ یہ سارے شاستر سچے ہیں۔ در اصل ان مقامات پر کرشن کی مختلف تجلیات اور نشانات کا ظہور ہونے والا تھا۔ کسی رشی کو کسی خاص علاقہ کی تجلی کا علم ہوا۔ تو اس نے کرشن کے اوتار دھارن کی جگہ اسی مقام کو قرار دے دیا۔ اور اس وقت ان پر یہ حقیقت منکشف نہ ہوئی کہ اس سے مراد یہ تھی۔ کہ ان مقامات پر کرشن کے ذریعہ کئی نشانات ظاہر ہو کر اس کے ظہور کی خبر دینگے۔ پیشگوئیوں کے سمجھنے میں ایسی غلطی ایک معمولی امر ہے۔ کیونکہ ان میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے علم بالعموم تمثیلی زبان یا مثالی رنگ میں دیا جاتا ہے۔ تا کہ ایمان بالغیب کا ثواب اٹھ نہ جائے۔ چنانچہ پنڈتوں نے بھی پیشگوئیوں میں ایسی باتوں کا ہونا سویکار کیا ہے۔

گفتگو کے دوران میں کثرت سے لوگ جمع ہو گئے۔ ہم نے وہاں پر ہندی لٹریچر تقسیم کیا۔ پھر اس کے بعد دوسرے مندر بھیم تال میں گئے۔ وہاں پر بھی پنڈتوں سے باتیں ہوئیں۔ اور ان سے پوچھا۔ کہ یکم اگست تو گزر گیا۔ اور وہ تمام نشانات بھی پورے ہو چکے۔ جن کو شاستروں نے بیان کیا ہے۔ اب دو ہی راستے ہیں۔ یا تو اس انسان کو مانو جس نے پرماتما سے گیان حاصل کر کے اوتار ہونے کا دعوےٰ کیا یا پھر یہ مانو کہ آپ کے رشیوں نے شاستروں میں جو پیشگوئیاں بیان کی ہیں وہ نعوذ باللہ غلط ہیں۔ لیکن رشیوں کے بھگت کبھی یہ ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کہ انہوں نے کوئی غلط بات لکھی ہے۔ ان کی تمام پیشگوئیاں پوری ہو چکیں اور اسی کے انوسار بھگوان کرشن قادیانی نے اوتار دھارن کیا۔ جس کے متعلق آپ ظاہری لفظوں کے مطابق سنبھل بستی میں آنے کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ قادیان کی پوتر بھومی میں ظاہر ہو چکے اور فرمایا۔ کہ ؎

تشنہ بیٹھے ہو کنارے جوئے شیریں حیف ہے
سر زمین ہند میں چلتی ہے نہر خوشگوار

یہ ایشور کی بڑی بھاری کرپا ہے۔ اور ہندوؤں پر احسان ہے۔ کہ اس نے ۵ ہزار سال کے بعد پھر ہندوستان کی پوتر بھومی میں اپنا گیان دیکر ایک اوتار کو بھیجا۔ پس رشی سنتان یاد رکھو ایسے اوتار روز روز دنیا میں نہیں آیا کرتے۔ ان کے آنے کا ایک وقت ہوتا ہے۔ اگر کوئی اپنی بدقسمتی یا غفلت سے اس وقت کو کھو دیتا ہے۔ تو پھر اسے کبھی بھی اوتاروں کو سویکار کرنے کی شکتی نہیں ہوتی۔ کیا ہی خوب فرمایا ہے ہمارے کرشن قادیانی نے اللہ تعالےٰ کی ہزار ہزار برکات آپ پر ہوں کہ

اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آئیں یہ دن اور یہ بہار

خدا کے فضل و کرم سے گفتگو کا اچھا اثر ہوا۔ ہندو بڑے اخلاق سے پیش آئے۔ اور ہمارے دیئے ہوئے لٹریچر کو پڑھنے کا وعدہ فرمایا۔ پھر ٹھیک اسی مندر میں ہم نے کھڑے حضرت کرشن قادیانی کا دعوےٰ مختصراً پیش کیا۔ اور سنبھل کے معنے بتائے ہندوؤں نے

اخبار و افکار

اس زمانہ میں عوام کیلئے صحیح طریقِ عمل کیا ہے

موجودہ گرانی کو روکنے کیلئے حکومت کو کیا پالیسی اختیار کرنی چاہیئے؟ اس سوال کا جواب دینے کی کوشش ہم گزشتہ "اخبار و افکار" میں کر چکے ہیں۔ پبلک اس بارے میں کیا کر سکتی ہے۔ اور اسے اپنے مفاد کی خاطر کیا کرنا چاہیئے۔ اس کا جواب مجملاً ذیل میں دیا جاتا ہے۔

(۱) اس وقت قیمتیں اس قدر زیادہ ہیں۔ کہ اگر لوگ اپنے زائد اثاثہ کو مکانات۔ زمین کمپنیوں کے حصص۔ سونا۔ چاندی یا دیگر اشیاء میں تبدیل کریں۔ تو ہمارے نزدیک انہیں انجام کار نقصان ہوگا۔ کیونکہ جنگ کے بعد جلد یا بدیر ان چیزوں کی قیمتیں گرینگی اور اُس وقت ایسی جائداد کی مالیت بہت کم رہ جائے گی۔ اِس وقت پچاس ہزار روپیہ کی خرید کردہ جائداد اُس وقت ممکن ہے بیس ہزار یا اس سے کم مالیت کی رہ جائے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ عارضی خرید و فروخت سے کچھ نہ کچھ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ بالکل عارضی نفع اندوزی کا طریق ہے۔ اس کے لئے بھی بڑی دانائی اور دور اندیشی کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض لوگ اپنی کوتاہ بینی کے باعث ایسے عارضی فائدہ کی بجائے نقصان بھی اٹھاتے ہیں

(۲) لوگوں کو چاہیئے کہ اس وقت جس قدر ممکن ہو سکے۔ بچت کریں۔ جن لوگوں کے پاس زائد اور فالتو روپیہ ہے۔ وہ اسے خرچ نہ کریں۔ ضروریات زندگی پر خرچ کرنا تو از بس ضروری ہے۔ لیکن دوسرے تمام غیر ضروری اخراجات بالکل ترک کر دئے جائیں۔

(۳) کفایت اور بچت سے جو روپیہ جمع کیا جائے۔ اس کا بہتر مصرف میرے نزدیک اس وقت یہ ہے۔ کہ حکومت کو ملکی دفاع کی خاطر بطور قرض دیدیا جائے۔ مثلاً ڈیفنس بانڈ یا ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ خرید لئے جائیں۔ گو یہ جنگی امداد بھی ہوگی۔ لیکن سب سے زیادہ اس میں اپنے مفاد کا تحفظ ہے۔ اس کا بڑا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ روپیہ مارکٹ سے دُور رہنے کی وجہ سے قیمتوں میں مزید اضافہ کرنیکا موجب نہ ہوگا۔ ہاں زرعی اور صنعتی ترقی میں ایسے روپیہ کا مصرف بھی بحالات موجودہ بہتر مصرف ہے۔

(۴) موجودہ گرانی میں غرباء کو تو پہلے ہی بصد مشکل قوت لایموت ہی میسر ہے۔ لہٰذا انہیں یہ مشورہ دینا کہ وہ آرام و آسائش (Comforts) اور عیش و عشرت (Luxuries) کی چیزوں پر خرچ کرنا ترک کر دیں۔ فضول ہے۔ البتہ متمول اور صاحب حیثیت لوگوں سے یہ ضرور اپیل ہے۔ کہ وہ ان اخراجات کو کم سے کم جنگ کے زمانہ میں بند کر دیں۔ انکی اس قربانی کا نہ صرف ان کو فائدہ پہنچیگا۔ بلکہ ملک کو بحیثیت مجموعی بہت فائدہ حاصل ہوگا۔ زائد روپیہ مارکٹ سے دور رہیگا اور قیمتیں کمی کی طرف رخ اختیار کرینگی۔

فضول اور غیر ضروری اخراجات ترک کر دینے سے طبقۂ امراء کو جو اخلاقی فوائد حاصل ہونگے۔ وہ ایک علیحدہ موضوع ہے۔

(۵) سٹہ بازوں اور ذخیرہ اندوزوں سے یہ کہنا کہ وہ ہندوستان کے مجموعی مفاد کی خاطر اپنی خود غرضانہ اور سٹہ بازانہ سرگرمیوں کو ترک کر دیں۔ گو اندھے کے سامنے آنسو بہانے کے مترادف ہی ہو۔ لیکن عوام کو اخلاقی دباؤ ضرور ایسے لوگوں پر ڈالنا چاہیئے۔ اور انہیں محسوس کرانا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے محدود ذاتی مفاد کی خاطر کس طرح لاکھوں انسانوں کو ہلاکت کے گڑھے میں دھکیلنے کا موجب بن رہے ہیں۔ اس بارے میں پریس بہت کچھ کر سکتا ہے۔ پلیٹ فارم بھی اس قسم کا اخلاقی دباؤ ڈالنے کا ذریعہ بنایا جا سکتا ہے۔

(۶) عوام کو یہ بتایا جائے۔ کہ انہیں سکہ کے متعلق بے اعتمادی سے کام نہ لینا چاہیئے اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ کرنسی پر پبلک کا اعتماد حکومت کی مدبرانہ مالی حکمت عملی ہی پیدا کر سکتی ہے۔ اور یہ حکومت کا فرض ہے کہ لوگوں کو صحیح صورت حالات سے آگاہ رکھے۔ اور انہیں غلط افواہوں اور خبروں کا شکار نہ ہونے دے۔ تاہم پبلک کے سمجھدار طبقہ کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ حکومت کے متعلق غلط بے اعتمادی کی رَو کو روکے۔ اور عوام کے نقطۂ نگاہ کو صحیح خطوط پر لانیکی کوشش کرے۔ اگر عوام کے اندر یہ احساس پیدا کر دیا جائے۔ کہ وہ اپنی دولت کی قیمت کو اسی صورت میں زیادہ محفوظ رکھ سکتے ہیں کہ بجائے روپیہ کی شکل میں اپنے پاس رکھیں۔ یا سرکاری قرضہ جات پر لگا دیں۔ تو ظاہر ہے۔ کہ اس وقت روپیہ کو جنس میں بدلنے کے لئے جو اضطراب ہے وہ دُور ہو جائے۔ روپیہ کم مقدار میں گردش کرے۔ اور اسکی گردش کی رفتار بھی کم ہو جائے۔ اور قیمتیں خود بخود نیچے آ رہیں۔ عوام کو شاید یہ معلوم نہیں۔ کہ وہ اپنی مضطربانہ کیفیت سے غیر شعوری طور پر قیمتوں کو بڑھانے کا موجب بن رہے ہیں۔ اور اپنے راستہ میں آپ کانٹے بو رہے ہیں۔

(۷) یہ امر تشریح طلب نہیں کہ ایک کھانا بچت کا طریق ہے۔ پس موجودہ حالات میں جبکہ بیسیوں ہندوستانی فاقہ کی وجہ سے ہلاک ہو رہے ہیں (کلکتہ کی تازہ مثال ہمارے سامنے ہے) ضروری ہے کہ ہندوستان میں بسنے والے امراء ایک کھانے پر اکتفاء کریں۔ یہ کوئی بڑا مطالبہ نہیں۔ اگر یورپ کی عیش پسند قوموں نے اپنے لئے جنگ کے دوران میں بہت سی نعمتوں سے محروم ہونا خوشی سے (یا مجبوراً) گوارا کر لیا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ہندوستان کے خوشحال لوگوں کا طبقہ اپنے غریب بھائیوں کی خاطر اس پابندی کو گوارا نہ کرے۔ اس سے نہ صرف غلہ کی قلت دُور ہوگی بلکہ بنی نوع انسان کی ہمدردی کا جذبہ ترقی کرے گا۔ جو کسی ملک کی سیاسی۔ اقتصادی اور معاشرتی ترقی و بہبودی کے لئے بہترین اثاثہ ہے۔ امراء کی صحتوں پر جو خوشگوار اثر پڑے گا۔ وہ مزید برآں ہے۔ میرا خیال ہے کہ انکے معدے بھی پہلے کی نسبت درست ہو جائینگے۔

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کا جس قدر شکر بجا لائے کم ہے۔ کہ اُسے اپنے محبوب امام کی زیر قیادت ایک کھانا کھانے کی دس سالہ ٹریننگ حاصل ہے۔ میرے نزدیک اس وقت ایک امیر سے امیر احمدی بھی اپنے دل میں ذرہ بھر تکلیف محسوس کئے بغیر ایک ہی کھانے پر قانع ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے غلہ کی بچت کی یہاں تک ہدایت فرمائی ہے۔ کہ عورتیں روٹی پکاتے وقت جو خشکہ استعمال کرتی ہیں۔ اس کے متعلق بھی پوری احتیاط کی جائے۔ عورتیں یہ خشک آٹا بالعموم ضائع کر دیتی ہیں۔ کچھ حصہ تو روٹی سے چمٹ جاتا ہے۔ اور بیشتر زمین پر گر کر ضائع ہو جاتا ہے۔ لیکن حضور کا ارشاد ہے کہ اسے بھی ضائع ہونے سے بچایا جائے۔

(۸) ہم اپنے زمیندار بھائیوں سے گزارش کریں گے۔ کہ غلہ کی گرانی کے باعث یہ دن ان کے لئے بالعموم فراخی کے دن ہیں۔ انہیں اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے تمام اخراجات میں انتہائی کفایت شعاری سے کام لینا چاہیئے۔ انہیں چاہیئے کہ روپیہ محفوظ رکھیں۔ بیاہ شادی کے اخراجات کو جہاں تک ممکن ہو سکے۔ جنگ کے اختتام تک ملتوی کر دیں۔ اور مستقبل پر نگاہ رکھتے ہوئے روپیہ پس انداز کرتے رہیں۔ یہ روپیہ آنیوالے دور میں انکے بہت کام آئیگا۔ زمینداروں میں عموماً یہ عادت ہوتی ہے۔ کہ فراخی کے وقت وہ بے دریغ روپیہ خرچ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک اس زمانہ میں صحیح ترین طریقِ عمل یہی ہے۔ جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

(۹) زمینداروں اور کاشتکاروں کو چاہیئے۔ کہ ان دنوں زیادہ سے زیادہ غلہ پیدا کریں۔ اور پیداوار کو بڑھانے کے لئے تمام ذرائع کو کام میں لائیں۔

(۱۰) عوام کو چاہیئے۔ کہ جس حد تک ممکن ہو سکے۔ ملکی مصنوعات کو فروغ دیں۔ ہندوستان کی حقیقی ترقی کا راز اسی میں ہے۔ ہندوستان کی مصنوعات جنگ سے پہلے غیر ملکی مصنوعات کے مقابلہ سے عاجز تھیں۔ مگر اس وقت جنگ کی وجہ سے غیر ملکی برآمد رک جانے کے باعث انہیں کافی سے زیادہ پروٹیکشن حاصل ہے۔ لہٰذا اگر ملکی صنعتیں اس وقت اپنی جڑوں کو مضبوط کر لیں۔ تو جنگ کے بعد غیر ملکی مقابلہ کے باوجود قائم رہ سکیں گی۔ اور ہندوستان صنعتی لحاظ سے جنگ سے قبل کے زمانہ کی نسبت جنگ کے بعد کے زمانہ میں بہت زیادہ آگے ہوگا۔ عوام کی اقتصادی حالت بہت حد تک سدھر چکی ہوگی۔ اور ملک نسبتاً زیادہ خوشحال ہوگا ؞

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۸۷۳ منکہ منشی محمد اسماعیل ولد چوہدری نظام الدین قوم ارائیں کھوکھر پیشہ ملازمت عمر تقریباً انچاس سال تاریخ بیعت ۱۱ مارچ ۱۹۱۴ء ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ؍ ۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ منقولہ تخمیناً اراضی موروث ۹ کنال۔ ایک مکان خام جس پر میرا اس وقت مکمل قبضہ ہے۔ واقع موضع عنبو باجوہ ضلع سیالکوٹ تحصیل نارووال میں موجود ہے۔ اور ایک مکان محلہ دارالشکر غربی میں موجود ہے۔ جس کی ملکیت ایک کنال زمین میں دو کمرہ پختہ موجود ہیں۔ اس کی قیمت اسوقت ۱۵۰۰/- روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جس کی تعداد اسوقت ۳۰/- روپیہ ہے۔ میں مذکورہ بالا جملہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتا ہوں۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ میں ادا کرتا رہونگا۔ العبد:- منشی محمد اسمٰعیل صاحب احمدی قادیان محلہ دارالشکر غربی حال وارد مدرس مدرسہ دھرگ میانہ ڈاک خانہ میرکپور سب آفس نارووال ضلع سیالکوٹ ۲۰ ؍ ۴۳ گواہ شد:- بقلم خود علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا موضع لکھنانوالی حال قادیان ۲۰ ؍ ۴۳ گواہ شد:- ڈاکٹر مرزا عبدالکریم صحابی موصی ریٹائرڈ محلہ دارالعلوم قادیان۔

نمبر ۶۸۷۰ منکہ فتح بی بی بیوہ حسین بخش قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت تقریباً دس سال ساکن اٹھوال ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ؍ ۴۳ براستہ بھاگووال حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ خاکسار بیوہ عورت ہے اور نہ ہی کوئی اولاد ہے۔ میرا ایک شادی شدہ لڑکا تھا جو کہ فوت ہو چکا ہے۔ اس کی بھی کوئی اولاد نہیں ہے، اس کی ایک عورت ہے جو کہ اپنے میکے موضع خطیب متصل بٹالہ میں رہتی ہے۔ اور وہ بھی غیر احمدی۔ میری اسوقت موجودہ اراضی جو کہ تقریباً ۲ گھماؤں ہے جو میرے حصہ میں آئی ہے۔ جس کی موجودہ بازاری قیمت ۳۰۰۰/- روپیہ ہے۔ اور مکان خام جس کی تین کوٹھڑیاں ایک صفہ مع صحن جس کی قیمت ۱۰۰۰/- روپیہ ہے۔ میرے پاس مندرجہ ذیل زیور موجود ہیں۔ ایک ٹکہ سونا تولہ۔ ڈنڈیاں سونا وزنی اڑھائی تولہ۔ چھاپ سونا ۹ ماشہ۔ بند چوڑی چاندی ۱۶ تولہ۔ ہار چاندی ۱۶ تولہ۔ جس کی کل مجموعی قیمت ۲۷۰/- روپیہ ہے۔ گھر کے برتن جن کی قیمت ۳۰/- روپیہ ہے۔ کل جائیداد مبلغ ۳۹۰۰/- روپیہ بنتی ہے۔ یہ قیمت مقامی انجمن کے مشورہ سے لگائی گئی ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام وصیت کرتی ہوں۔ ۱/۱۰ حصہ کے حساب سے مبلغ ۳۹۰/- روپیہ میرے ذمہ بنتا ہے جو کہ خاکسارہ اپنی زندگی میں ادا کر دے گی۔ کیونکہ میرا وارث میرا حقیقی دیور احمد علی ہے کیونکہ میرے مرنے کے بعد میرا وارث صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ کوئی جھگڑا نہ کرے۔ موجودہ اراضی سے جو مجھے خرچ خوراک کے واسطے ملتا ہے۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو کہ فصل کے آنے پر ادا کر دیا کرونگی۔ اپنی وصیت سے جو روپیہ دفتر میں ارسال کرونگی۔ وہ میری وصیت سے منہا کر دیا جائے گا۔ اور اس کی رسید لونگی۔ میری وصیت کا اعلان اخبار الفضل میں کر دیا جائے۔

العبد:- فتح بی بی بیوہ حسین بخش ساکن اٹھوال ڈاکخانہ خاص براستہ بھاگووال ضلع گورداسپور۔ گواہ شد:- حاکم الدین ولد اللہ بخش جٹ اٹھوال۔ گواہ شد:- کریم بخش جٹ برادری سے اٹھوال ضلع گورداسپور۔

نمبر ۶۷۶۱ منکہ ذوالفقار علی ولد شیخ احمد علی صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دھرم کوٹ بگہ ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ؍ ۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) اراضی واقع مواضعات دھرم کوٹ بگہ۔ بابے وال۔ خانفتاح۔ موازی تقریباً ۳ گھماؤں مالیتی تقریباً ۱۵ ہزار روپیہ میں ہم چھ بھائی دو بہنیں اور ایک والدہ حصہ دار ہیں۔ منظہر کا جو اس میں شرعی حصہ بنتا ہے۔ وہ منظہر کی ملکیت ہے۔

(۲) ایک عدد مکان دھرم کوٹ مالیتی تقریباً ۱۵۰۰/- روپیہ جس میں ہم مندرجہ بالا حصہ دار ہیں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

(۳) میں اس وقت بمشاہرہ مبلغ ۲۰/- روپیہ ماہوار ملازم ہوں۔ میں اپنی ماہوار آمد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی صدر انجمن احمدیہ کے حق میں کرتا ہوں۔ جو میں ہر ماہ انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر میری وفات پر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد۔ شیخ ذوالفقار علی ولد شیخ احمد علی قوم شیخ ساکن دھرم کوٹ بگہ۔ شیخ ذوالفقار علی۔ گواہ شد شیخ جلال الدین امیر جماعت احمدیہ دھرم کوٹ بگہ بقلم خود

شباکن
ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اگر ملتی ہے۔ تو پندرہ سولہ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال کی بھوک بند ہو جاتی ہے۔ بہرے، درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیز دل کا بخار اُتارنا چاہیں تو "شباکن" استعمال کریں۔
قیمت یکصد قرص ۱۲ پچاس قرص ۱۱
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

اکسیر ملیریا

کونین کا مرکب ہے۔ موسم برسات میں ملیریا کا احتمال ہے۔ لہذا اسے حفظ ماتقدم کے طور پر استعمال کیجئے۔ قیمت عہ کی سولہ گولیاں۔
طبیہ عجائب گھر قادیان

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔

بعدالت جناب سب جج بہادر درجہ چہارم پاکپٹن ضلع منٹگمری

دعویٰ دیوانی نمبر ۲۶۷ بابت ۱۹۴۳ء۔

(۱) صاحب سنگھ ولد آیا سنگھ قوم رائے سکنہ چک ۱۲۶/D
زمیندارہ آڑھت کو لمیٹڈ عارف والہ تحصیل پاکپٹن بنام ہزمراد ڈاکخانہ بنگلہ ڈاہراں والہ ریاست بہاولپور
(۲) رام سنگھ ولد جھنڈا سنگھ قوم رائے سکنہ چک ۱۰۵/D نزد کمیر تحصیل پاکپٹن

دعویٰ ۱۲۸/۶/۹ روپیہ

بنام (۱) صاحب سنگھ ولد آیا سنگھ قوم رائے سکنہ چک ۱۲۶/D ہزمراد ڈاکخانہ بنگلہ ڈاہراں والہ ریاست بہاولپور
(۲) رام سنگھ ولد جھنڈا سنگھ قوم رائے سکنہ چک ۱۰۵/D نزد کمیر ڈاکخانہ کمیر تحصیل پاکپٹن

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان صاحب سنگھ و رام سنگھ مذکوران تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں۔ اسلئے اشتہار ہذا بنام صاحب سنگھ و رام سنگھ مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر صاحب سنگھ و رام سنگھ مذکوران تاریخ ۲۶ ماہ اگست ۱۹۴۳ء کو مقام پاکپٹن حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہونگے۔ تو انکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔ آج بتاریخ ۲۸ ماہ جولائی ۱۹۴۳ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

مہر عدالت

دستخط حاکم

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۵ راگست۔ کٹانیہ سے ۳۰ میل مغرب تک گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمنوں نے آٹھویں برطانوی فوج کے بائیں بازو پر جوابی حملہ کیا۔ اور اس حملہ میں ٹینک بھی استعمال کئے۔ مگر حملہ ناکام کر دیا گیا۔ اور بہت سے ٹینک تباہ کر دیئے گئے۔ جرمن اس علاقہ میں اپنا بہت سامان چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے ہیں۔

برلن ۴ راگست۔ ڈاکٹر گوبلز نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے سکول میں تعلیم پانے والے تمام بچوں اور ان بالغوں کو جنہیں برلن میں کوئی ضروری کام نہیں ہے۔ شہر سے باہر چلے جانے کا حکم دیا گیا ہے۔

اجمیر ۴ راگست۔ دریائے کھاری اور بانس کے کنارے کے تمام دیہات زیر آب ہو گئے ہیں۔ ریلوے کے پل برباد ہو گئے ہیں۔ اور تمام آمد و رفت بند ہے۔ وجیہ نگر۔ اماج نگر۔ سوار تیکری کے علاقے میں کئی گاؤں بہہ گئے ہیں۔ اور خطرہ ہے۔ کہ شاید دس ہزار کے قریب لوگ جان بحق ہو گئے ہیں۔ ایک ہزار کے قریب اشخاص یقیناً مر چکے ہیں۔ وجیہ نگر اجمیر سے ۳۸ میل جنوب کی طرف ہے۔

نیویارک ۴ راگست۔ نیویارک کے آرچ بشپ نے آج ایک بیان میں یہ امید ظاہر کی ہے کہ اٹلی اتحادیوں کی شرائط صلح پر ان سے صلح کر لے گا۔ آپ نے اٹلی والوں سے کہا کہ تمہارے ہتھیار ڈال دینے سے دنیا کا امن جس کے لئے لوگ تڑپ رہے ہیں۔ بہت نزدیک آ جائے گا۔

امرتسر ۴ راگست۔ آج امرتسر میں کپڑے کی مارکیٹ میں مندرجہ ذیل نرخ تھے۔

ململ ۴۲، ۷ الف	۱۴ - ۸ - ۰	فی تھان
" ۳۷۶	۱۹ - ۰ - ۰	" "
" ۸۱۴	۱۴ - ۰ - ۰	" "
لٹھا مضبوط	۴۳ - ۰ - ۰	" "
" ۴۹۴	۴۲ - ۰ - ۰	" "
" چابی	۴۸ - ۰ - ۰	" "
" ۱۶۰۰	۴۵ - ۶ - ۰	" "
چھینٹ کچا	۱۱ - ۰ - ۰	" "
وائل پرنٹڈ کنارے دار	۱۲ - ۳ - ۰	" "
" بغیر کنارا	۱۱ - ۲ - ۰	فی گز
" موتی	۱ - ۶ - ۰	" "

لنڈن ۴ راگست۔ کل رات برطانیہ کی جنگی وزارت کا اجلاس ہوا۔ اس اجلاس میں "ڈیلی ایکسپرس" کے سیاسی نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ شاہ اٹلی اور مارشل بڈوگلیو پر یہ واضح کرنے کے لئے کہ اتحادی اپنی شرائط میں کوئی ترمیم نہیں کریں گے۔ خاص اقدامات کئے گئے ہیں کہا جاتا ہے کہ اٹلی خواہ کچھ ہی کارروائی کرے۔ اتحادی اپنی پوزیشن پر قائم رہیں گے۔

نئی دہلی ۴ راگست۔ کونسل آف سٹیٹ میں مسٹر حیدری نے کہا کہ کپڑے کے آرڈیننس کے ماتحت کپڑے اور سوت کے سٹاک کو بیچنے کی جو مہلت دی گئی تھی۔ حکومت اس میں توسیع کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ جہاں تک اس سوتی کپڑے کا تعلق ہے۔ جو اکتوبر تک نہ بیچا جا سکے حکومت نے ایک سکیم تیار کی ہے۔ جس کے ماتحت وہ اس سٹاک کو خرید لے گی۔ غیر ملکی سوتی کپڑے پر بھی یہ آرڈیننس حاوی ہے۔

نئی دہلی ۴ راگست۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں پنڈت ہردے ناتھ کنزرو نے ریزولیوشن پیش کیا کہ ہندوستانی کمیشن افسروں کو جو سمندر پار لڑ رہے ہیں۔ وہی تنخواہ دی جائے جو ہندوستانی فوج کے برطانوی افسروں کو دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستانی سپاہیوں کو بھی وہی تنخواہ دی جائے جو اُن کے ساتھ کام کرنے والے برطانوی سپاہیوں کو دی جاتی ہے۔ یہ ریزولیوشن ۲۴ اور ۱۰ ووٹوں کی نسبت سے نامنظور ہو گیا۔ آپ نے کہا کہ ہندوستانی افسر اس امتیاز کو محسوس کرتے ہیں۔ اگرچہ کھانے پینے کے اخراجات وہی ہیں۔ جو برطانوی افسروں کے ہیں۔ مگر ان کی تنخواہیں بہت کم ہیں۔ حتّٰی کہ خاص الاؤنس بھی اس کمی کو پورا نہیں کر سکتے۔ کمانڈر انچیف نے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستانی فوج کی بھلائی کا مجھ سے زیادہ کسی کو خیال نہیں۔ تاہم اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ فوج کی تنخواہ کو شہری زندگی کی تنخواہوں اور اس ملک کے اقتصادی حالات سے الگ تصور نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک میں کمانڈر انچیف ہوں۔ ہندوستانی سپاہیوں کی تنخواہوں کے سوال پر گہری توجہ دیتا رہونگا۔

نئی دہلی ۴ راگست۔ آج مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر نے بیان کیا کہ یکم جون ۱۹۴۳ء تک ڈیفنس آف انڈیا رولز کی دفعہ ۲۶ کے ماتحت ہندوستان میں ۶۹۰،۷۷ گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔ ان میں سے ۱۱،۷۶ اشخاص اسوقت بھی جیلوں میں ہیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے کہا کہ کل ۷۵،۹۴۱ آدمیوں کو سزائیں ملیں ان میں سے یکم جون کو ۱۵،۰۹۹ اشخاص جیلوں میں تھے۔ مندرجہ بالا اعداد میں صوبہ سرحد شامل نہیں۔

لنڈن ۴ راگست۔ روم ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ کل شاہ وکٹر کی صدارت میں اٹلی کی کراؤن کونسل کا اجلاس ہوا۔ جس میں مارشل بڈوگلیو بھی شریک ہوا۔

لنڈن ۴ راگست۔ دارالعوام میں مسٹر ایڈن نے بیان کیا کہ اٹلی کے سامنے صلح کی کوئی شرائط نہیں رکھی گئیں۔ بلکہ غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دینے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ (جنگی مجرموں کو پناہ نہ دینے کے بارہ میں جو انتباہ کیا گیا تھا۔ اس کا کوئی جواب کسی غیر جانبدار ملک کی طرف سے نہیں آیا۔

دہلی ۴ راگست۔ سنٹرل اسمبلی میں سر محمد عثمان نے بیان کیا کہ بروز چہارشنبہ ہاؤس کے ایک خفیہ اجلاس میں کمانڈر انچیف جنگی صورت حالات پر ایک بیان دیں گے۔

نئی دہلی ۴ راگست۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں یہ سوال پوچھا گیا۔ کہ آیا حکومت مسٹر گاندھی اور دوسرے کانگرسی رہنماؤں کے خلاف کھلی عدالت میں مقدمہ چلانے پر آمادہ ہے؟ ہوم سیکرٹری نے جواب دیا۔ کہ حکومت اس ضمن میں کوئی بیان پیش کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ایک دوسرے سوال کے جواب میں ہوم سیکرٹری نے کہا۔ کہ بعض ہندوستانیوں نے جو سمندر پار کے ملکوں میں قیام پذیر ہیں۔ جاپانیوں کے ساتھ تعاون کیا ہے

بمبئی ۴ راگست۔ ٹائمز آف انڈیا نے لارڈ لنلتھگو کی کل کی تقریر پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ جو لوگ وائسرائے کی تقریر کا انتظار اس لئے کر رہے تھے۔ کہ وہ ہندوستان کے ڈیڈ لاک کو دور کرنے کے لئے کوئی نئی تجویز پیش کریں گے انہیں بڑی مایوسی ہوئی ہے۔ فری پریس جرنل نے لکھا ہے کہ اگر لارڈ موصوف ہندوستان کی بنیادی مشکلات کا حل نہیں کر سکے تو انہوں نے کیا کیا ہے۔

لنڈن ۴ راگست۔ دارالعوام میں مسٹر ونسٹن چرچل وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ دس مہینوں میں امریکہ برطانیہ کو دو سو سے زائد تجارتی جہاز دوران جنگ کے لئے عارضی طور پر مہیا کرے گا۔ یہ جہاز جنگی کاموں کے لئے استعمال میں لائے جائیں گے۔

لنڈن ۴ راگست۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ روسیوں کی تین طرفہ یلغار کے سامنے اوریل کی محافظ جرمن فوجیں سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ رہی ہیں۔ روسی توپیں بھاگتے ہوئے جرمنوں پر شدید گولہ باری کر رہی ہیں۔ اور انہیں سخت نقصان پہنچا رہی ہیں۔ جرمنوں کے لئے بھاگ نکلنے کا رستہ اب صرف تیرہ میل چوڑا رہ گیا ہے۔ اور نقصان سے بچنے کے لئے وہ بڑے رستے کو چھوڑ کر چھوٹے چھوٹے رستے اختیار کر رہی ہیں۔ کل شام روسی فوجیں اوریل سے پانچ میل پر تھیں اور اوریل پر گولہ باری کے لئے روسی بھاری توپخانہ لے آئے ہیں۔

لنڈن ۵ راگست۔ روسی فوجیں جرمن مورچوں کو توڑ کر اوریل میں داخل ہو چکی ہیں اور اب شہر کے بازاروں میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ جرمنوں نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے طے شدہ پروگرام کے ماتحت اوریل خالی کر دیا ہے۔ اور اب شہر سے نکل کر زیادہ مضبوط قلعہ بندیوں میں پہنچ گئے ہیں۔ صحیح طور پر تو اطلاع نہیں مل سکی۔ مگر اغلب یہ ہے۔ کہ روسی فوجیں اوریل میں شمال کی طرف سے داخل ہوئی ہیں۔ ماسکو سے ایک اور اعلان کیا گیا ہے کہ روسیوں نے ۵۰ اور بستیوں کو جرمنوں سے چھین لیا ہے۔ جرمنوں نے شمال کی طرف ٹینکوں اور توپوں کی مدد سے بڑے زور کا جوابی حملہ کیا لیکن روسیوں نے اس کا منہ توڑ جواب دیا

دہلی ۴ راگست۔ آج سنٹرل اسمبلی میں سر محمد عثمان نے کہا کہ امریکہ اور برطانیہ ہندوستان کی جنگی سرگرمیوں میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور تجویز ہے کہ غیر سرکاری ہندوستانیوں کا ایک وفد غیر ممالک میں بھیجا جائے۔ جو ان ملکوں میں ہندوستان کی جنگی سرگرمیوں پر تقریریں کرے

واشنگٹن ۴ راگست۔ منڈا کے گرد امریکن فوجوں کا گھیرا اور تنگ ہو گیا ہے۔ اور جاپانیوں کو ایک چار میل کے علاقہ میں گھیر لیا گیا ہے۔

لنڈن ۵ راگست۔ اب انکشاف ہوا ہے کہ سسلی پر حملہ کا بیس مالٹا بنایا گیا تھا۔